ISLM
BP166.14
D4
K43
1930z

McGill University Libraries
3 102 307 046 Y

ISLAMIC STUDIES LIBRARY

/ ʿAqāʾid-i ʿUlamāʾ-i Dēōband...

// Aḥmad, Khalīl

قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الحمد للہ والمنۃ کہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے رسالہ حسام الحرمین
کے ابطال اور اسکے الزامات و افتراآت کا راز تشت از بام کرنیکے
لئے رسالہ المہند کا اردو حصہ

مسمیٰ

بہ عقائد علمائے دیوبند

اور

علمائے حرمین کا فتویٰ

مرتبہ رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی
نور اللہ مرقدہٗ

باہتمام مولانا سید ظہور الحق صاحب مدرس مدرسہ مظاہر علوم
سہارنپور

خواجہ برقی پریس دہلی میں طبع ہوا

نوٹ درسی اور غیر درسی کتابیں مولوی ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے بکفایت مل سکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

دنیا دیکھتی چلی آئی اور دیکھتی رہیگی اسلام ہی کی تیرہ ۱۳ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات بھی اسیر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعونی قوتوں نے طاغوتی طاقتوں نے حق اور حقانیت کے مخالفت کیلئے جال پھیلائینگی اور دین حق کی مٹانیکے واسطے اپنی مکائد اور دسیسہ کاریونکی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کی زبردست ہاتھ نے ان ناحق کوششوں اور بے ایمانوں مجرموں اور بدعہدونکی تمام کوششیں رائیگاں کردیں۔ اور انکی ساری مکائد اور فتن انہیں پر لوٹا دیئے اور بے ایمانی کی صلہ میں دنیا اور آخرت کا گھاٹا انکو نصیب ہوا سید رسل فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اعلی پر مکے کی کافروں اور متکبروں نے مدینے کی یہودیوں اور منافقوں نے طائف کی بدعہدوں اور بے ایمانوں نے کیا کچھ حملے نہیں کئے ہیں کیسے کیسے الزام نہیں لگائے ہیں کس کسطرح نہیں ستایا ہے مگر قادر منتقم نے انکی دجل اور فریب انہیں پر لوٹا دیا اور انکو صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا۔ ابو جہل مارا گیا ابولہب خوار ہوا۔ عتبہ اور ولید فنا ہوگئے۔ ابن اُبیؔ اور سارے یہودی رسوائی کی ہلین سے خاک آلودہ ہوکر گر پڑے۔ اور اللہ نے اپنی پیغمبر اور رسول کو سربلند اور اونچا کیا اور دنیا نے ساری عزتیں اسکی قدموں کے نیچے پائیں اور اسکے نام کو اگلوں اور پچھلوں میں برتری نصیب ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کوفہ اور صنعاء کی رافضیوں نے مصر کی باغیوں نے نہروان کے خوارج اور شام کی ناصبیوں نے سادات مہاجرین پر حضرات انصار پر اہل بیت عظام پر ناپاک اور گندی افترا کئے جھوٹ اور بہتان انکی ذمے باندھے۔ مگر ذلیل ہوا ابن سبا یہودی اور شقی قرار پایا ابن ملجم اور اسکے ساتھی اور ذلیل ہوئی مصر کے باغی۔ اور خدا نے دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابو بکرؓ و عمرؓ کی۔ عثمانؓ و علیؓ کی، فاطمہؓ اور عائشہؓ کی

آسمان سے انکے نام پر سلامتی اُتری انکی برتری اور وقار کا سکہ اقصائے عالم میں رائج ہوا لوگونکے
قلوب انکی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہینگے۔ رضی اللہ عنہم

عراق کی ایک جبار غلیظ نے اور بادشاہی پر مغرور کرنیوالے منصور نے امام ہمام سیدنا ابی حنیفۃ النعمانؒ
کو کوڑوں سے مارا اور قید خانہ ڈالا لیکن کیا دنیا نے نہیں دیکھا کہ منصور کی شاہی مٹ گئی پر ابو حنیفہؒ
کی عالمگیر فرمانروائی آجتک قلوبکو مسخر کئے ہوئے ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ ہی دنوں بعد اسی
منصور کا پوتا ہارون تخت حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا۔ مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگونکی
قسمتوں کے فیصلے۔ انسانوں کے سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابو حنیفہؒ کے خلف رشید قاضی ابو یوسفؒ کے
ہاتھ میں دیدیں اور وہی نام آور اور سربلند ہوکر رہا جسکو جیلخانہ کی اندھیری کوٹھری میں بند کیا گیا تھا
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ شیخ الطائفہ محی الدین ابن عربی پر غوث وقت سید جیلانیؒ پر
مولائے روم اور مجدد الف ثانی پر اور دنیا کی ہر نیک و باعزت ہستی پر کیا کچھ ہو کر نہیں رہا
ناسپاسوں اور جاہلوں نے انپر کفر کے فتوے لگائے۔ کیچڑ اور ناپاکی انپر پھینکی مگر شہادت ہے ہر زمانہ کی کہ مجرم
ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اسکے بالمقابل مثنوی معنوی فتوحات مکیہ اور احیاء العلوم آجتک
مردہ قلوبکو زندہ کر رہی ہے۔ اور بغداد و سرہند میں سونیوالونکی قبریں آج بھی زیارتگاہ عالم بنی ہوئی ہیں
غرض جس نے آسمان کیطرف کیچڑ اُچھالی اور خاک اُڑائی اُسکی اپنی ہی پیشانی خاک آلود ہوئی۔ پھر جب
ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ تو یہ فرعونی عہد کیونکر اس قاعدے سے مستثنے ہو سکتا تھا اس زمانہ میں
بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ کے دوستوں پر سید حبیب کے حقیقی جانشینوں پر اسلام اور اسلامیات
کی خدمت میں اپنی ساری عمریں۔ جوانی کی ساری بہاریں۔ بڑھاپے کی تمام منزلیں کھپا دینے والوں پر
حدیث اور فقہ کے ائمہ پر۔ اسلام اور قرآن کی عزت و ناموس کے حفاظت کرنیوالوں پر۔ دن اور رات کے
چوبیس گھنٹوں میں اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر قسم قسم کے حملے کئے جھوٹ اور افترا کے انبار لادئیے

انکی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کرنیکی ناپاک کوشش کی انکی عبارتونکی غلط مطلب سمجھاکر انکی کتابوں میں تحریف اور کتر بیونت کرکے لعنتی فتوی لکھکر جھوٹ بولکر اور جھوٹی فتوی لکھواکر اور حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دیکر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب سے آگے قدم اس شخص کا رہا جو لوگوں سے اپنے کو اعلیحضرت کہلاتا تھا اور دنیا اسکو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے خانصاحب آنجہانی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری عمر اللہ کے دوستوں کی بدگوئی میں خرچ کیں اور انکو کافر اور دشمن رسول کہکر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افترا پرداز کا راز الم نشرح کیا۔ یوں تو کبھی مکے اور مدینے کی زیارت کیلئے جانا نصیب نہوا۔ اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں محب رسول اور عاشق نبی اور عبد المصطفے کہکر مریدوں کو اپنی پیری کی فرمائش کرتی رہے مگر ہاں خدا کے دوستوں کو بدنام کرنیکی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز لیکر حجاز میں جا پہنچے مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہل علم کو دھوکہ دیکر جھوٹ بولکر اور اہل اللہ کی طرف غلط مسائل منسوب کرکے ان ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرالائے اور اسکے بدلے میں دارین کی ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر عزتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ ولی اللہی جماعت ہی کو سربلند کیا۔ انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ اور ترقی ملی اسی جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں۔ اور بہہ رہی ہیں۔ انہیں کی خانقاہوں سے اللہ اللہ کی آوازیں آئیں اور آرہی ہیں۔ اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی آبشاریں پھوٹیں انہیں کی تصنیفی خدمات سے دین کی دفاتر اور کتبخانے مرتب ہوئے اور ہو رہے ہیں انہیں کے تبلیغی کارناموں سے کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے۔ اور انہیں کے فیض یافتہ شش جہت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں سے اقصائے عالم میں ہنگامہ برپا ہو رہا ہے۔ اور انہیں کی پاک زندگی کا سورج آسمان عزت پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ منکروں نے جنکو گھٹانا چاہا وہی بڑھے

جنکو پست کرنا چاہا وہی سربلند ہوئی۔ ادھر رضاخانصاحب آنجہانی جھوٹا فتوی بنا کر ہندوستان پہنچے
اور ادھر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کی حمایت کیلئے بڑھا۔ تحقیق حال کیلئے ایک
استفتا حرمین کی پاک اور محترم سرزمین سے مولانا جلیل امام العلوم والمعارف استاذ الاساتذہ محدث
الہند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں آیا
اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جملہ عقائد اور خانصاحب آنجہانی کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرمادیا
اور بریلوی خانصاحب کی پوری حقیقت ظاہر کر دی جو عربی زبان میں المہند کے نام سے مشہور
ہے جس پر ہندوستان کے اہل علم کا سواد اعظم متفق اور حرمین و شام و مصر اور حجاز کے علماء حقہ
کی تصدیقات ثبت ہیں۔ المہند نے دجال کا فریب کھول دیا اور بے ایمانی ظاہر کر دی اور ان کے
الزاموں کی قلعی کھول دی۔ المہند عربی اردو ترجمہ کیساتھ شائع ہوتا رہا لیکن اب پھر کچھ عرصہ سے پھر
ہر جگہ جانب سے خاک اڑانے کی کوشش میں ہیں وہ خواہ علی پور کا پیر حشمت علی پیر جماعت علی ہوں یا اللہ
کے دلدار علی خانصاحب کے چہیتے فرزند حامد علی ہوں یا بقول خود سگ بارگاہ رضوی مصطفی رضا ہوں سب
پھر خان بریلوی کے سبق کو دہرا رہے ہیں اسلئے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت
پیش آئی۔ بلا تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل
اور مدلل کوئی رسالہ ابتک شائع نہیں ہوا امید ہے کہ ناظرین اسکی قدر کریں گے
اور حق تعالیٰ شانہ سے امید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائیگا فقط

ضروری التماس

جماعت کے اہل دول حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرما کر غرباء پر تقسیم فرمادیں تو
غرباء بھی اس سے نفع اٹھا کر ان کیلئے صدقہ جاریہ کا سبب بن جائیں گے

یافتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے علماء کرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقاید کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لائے جنکا مطلب غیر زبان ہونیکے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اسلئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کرینگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جنمیں وہابیہ کا اہل السنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

عقیدہ دربارہ شد رحال

سوال اول و دوم۔ کیا فرماتے ہو شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کیلئے۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنیوالا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی۔ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ **الجواب**

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ اور اُسی سے مدد و توفیق درکار ہے اور اُسیکے قبضہ میں تحقیق کی باگیں حمد و صلوۃ و سلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہیئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔ دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جسپر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا، اور باایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں۔ پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہمکو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں، چنانچہ ہمارے آئمہ رضوان اللہ علیہم سے اُنکے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے، حتیٰ کہ امام حرم محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا نہیں جسمیں دو قول جدید و قدیم نہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کیجانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کی تتبع کرنیوالے پر ظاہر ہے پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہمنے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادیہ ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے آئمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کریگا تو انشاء اللہ ہمارے طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی ہم دل و زبان سے غلطی قبول کرینگے اور قلب و اعضا سے شکریہ ادا کرینگے۔ تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی کا استعمال اُس شخص کیلئے تھا جو آئمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے ہیں پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ اُس پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ اور رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اسکے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو

سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے
غرض کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو اسکے لیے لفظ وہابی ایک گالی کا لقب بن گیا سو اگر کوئی
ہندی شخص کسیکو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اسکا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ
وہ حنفی متبع سنت ہے عمل کرتا ہے اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے
ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی
آگ کو بجھاتے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو انپر غصہ آیا اور انکے کلام میں تحریف کر ڈالی
اور جھوٹ اور طرح طرح کے افترا کئے اور وہابیت کے ساتھ انھیں متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے
ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اہل اللہ میں ہمیشہ جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب
میں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں جن و انس سے شیاطین
کہ ایک دوسرے کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا ہے دھوکہ کیلئے اور (اے محمد) اگر تمہارا
رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا نہ کرتے سو چھوڑ دے انکو اور انکے افتراء کو پس جب انبیاء علیہم
السلام کیساتھ یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کیساتھ بھی
ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے
زیادہ مورد بلا ہیں پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تا کہ انکا حظ وافر اور اجر کامل ہو جاوے
پس بیشک [illegible] جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے
خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپکو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالدیا ہے ہمپر جھوٹی بہتان
باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں سو جب کبھی آپکی خدمت میں ہماری
جانب منسوب کرکے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اسکی طرف التفات نہ
فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں خلجان پیدا ہو تو ہمکو

بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور بھی باتکی اطلاع دینگے اسلئے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں۔

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارۃ قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہی بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو۔ اور سفر کے وقت آپکی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جیسا کہ علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے پھر وہاں جب حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جاویگی۔ اس صورت میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اسی کی موافقت خود حضرت کا ارشاد ہے وہ یہ ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اسکو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اسکا شفیع بنوں ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا۔ اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کیجانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کیجانب سو یہ قول مردود ہے اسلئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحب فہم اگر غور کریں تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جو علت ہے مساجد کو دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونیکی قرار پائی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اسلئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ ہمارے فقہاء نے اسکی تصریح فرمائی

ہو اور جب فضیلت خاصہ کیوجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہا اولیٰ ہو کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کیا تھا اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلما حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جسمیں مولانا نے وہابیہ اور انکے موافقین پر قیامت ڈہا دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اسکا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اسکیطرف رجوع کرنا چاہئے واللہ اعلم بالصواب۔

عقیدہ دربارہ دعاؤں میں انبیاء و اولیاء کا توسل لینا

سوال - کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں۔

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز۔

جواب ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ انکی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اسکی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحٰق دہلوی ثم المکی نے پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی

اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اور یہ مسئلہ اسکی پہلی جلد کے صفحہ ۹۲ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

عقیدہ ۳ دربارہ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپکی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونیکے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرتؐ اور تمام انبیا علیہم السلام اور شہدائکے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا

اسکی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ
پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت کی حیوۃ دنیوی ہے
اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل
ہے۔ اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب
قدس سرہٗ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے
نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بیمثل جو طبع
ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اُس کا نام ہے آب حیات۔

عقیدۂ دعا کیوقت قبر شریف کیطرف توجہ اور آنحضرت کا واسطہ دینا

سوال۔ کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنیوالے کو یہ
صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو
اور حضرتؐ کا واسطہ دیکر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جواب اس میں فقہا کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے مسلک متقسط
میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث
اور اُن کے پیرو کرمانیؒ و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت
کرنیوالوں کو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے جیسا
کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے اسکے
بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول ہے
اسلئے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ تم قبر شریف پر حاضر

ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اسکی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب ابو ایوب سختیانی مدینہ آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا کہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا سینہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام کیا پھر اُسکو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے ہاں پہلے اُنکو تردد تھا پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الغرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کیوقت چہرہ مبارک کیطرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جبکہ اُنکی کسی خلیفہ نے اُنسے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اسکی تصریح مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۳۶ نمبر ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے

عقیدہ نمبر ۷ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات و دیگر اوراد پڑھنے کی بابت۔

جواب ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہی خواہ دلائل الخیرات پڑہکر ہو یا درود شریف کی دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جسکے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جسنے مجھپر ایک بار درود پڑہا حق تعالی اُسپر دس مرتبہ رحمت بھیجیگا۔ خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑہا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہٗ نی اپنے ارشادات میں تحریر فرماکر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکہیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے تھے

عقیدہ درباره تقلید

سوال تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

جواب اس زمانہ میں نہایت ضروری ہی کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کیجائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہویٰ کے اتباع کرنیکا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے اللہ پناہ میں رکھے۔ اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہتیری تصانیف دنیا میں شہرہ و شائع ہو چکی ہیں۔

عقیدہ درباره بیعت وجواز افادہ از قبور مشائخ

سوال کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغولی اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو

نفع پہونچتا ہے یا نہیں

جواب ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بیرغبت ہو آخرت کا طالب ہو. نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن افعال سے خود بھی کامل ہو دوسرونکو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کی ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اُسکی نظر میں مقصور رکھے اور صوفیہ کی اشغال یعنی ذکر فکر اور اسمیں فنا تام کیساتھ مشغول ہو۔ اور اسکی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمٰی اور غنیمت کبریٰ ہے جسکو شرع میں احسان کیساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جسکو یہ نعمت میسر نہو اور یہاں تک نہ پہونچ سکے اُسکو بزرگوں کی سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اسکے ساتھ ہی جسکے ساتھ اُسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنکے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور اُنکی اشغال کی شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپئے رہے ہیں۔ والحمد للہ علی ذٰلک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور انکی سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

عقیدہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی متعلق

سوال محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور اُن کی مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کیجانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اوسکی بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے۔

جواب ہمارے نزدیک اُنکا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو

واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتی ہیں آگے فرماتے ہیں انکا حکم باغیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم انکی تکفیر صرف اسلئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اسکے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو انکی عقیدہ کی خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی شوکت توڑ دی۔ اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اُسکا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے۔ نہ تفسیر و فقہ و حدیث کی علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہے جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم اُن میں سے کسیکو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو اُن بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جبتک دین کی کسی ضروری حکم انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جسوقت دین کی کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کرینگے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

عقیدہ دربارہ استواء علی العرش وغیرہ۔

سوال کیا کہتے ہو حقتعالیٰ کی اس قسم کی قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔ کیا جائز سمجھتے ہو باریتعالیٰ کیلئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے

جواب اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اُنپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ مخلوق کی اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیاتمیں جو صحیح اور لغت و شرع کی اعتبار سے

جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ ممکن ہے کہ استوا سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے

۱۲ عقیدہ دربارہ افضلیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے

جواب ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان اسکی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں بس لایمکن الثناء کما کان حقہ ،، بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

۱۳ عقیدہ دربارہ ختم النبوۃ

سوال کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنی درجہ تواتر کو پہونچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اسپر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اسکے متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

جواب ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ،، لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنیً حد تواتر کو پہونچ گئی اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے کیونکہ جو

اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہو اسلئے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا۔ ہاں ہمارے شیخ مولانا مولوی
محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرماکر آپکی خاتمیت کو کامل
وتام ظاہر فرمایا ہے۔ جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک
جنس ہے جسکے تحت میں دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپکی نبوت کا زمانہ تمام
انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سبکی نبوت کے خاتم ہیں۔ اور دوسری نوع خاتمیت بطور
ذات جسکا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جسپر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیساکہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبار زمانہ اسیطرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شئے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اسپر جو بالذات ہو
اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپکی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اسلئے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرۂ رسالت و
نبوت کا مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی۔ اور آپکی خاتمیت
زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اسلئے یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور درجہ کا شرف و فضل اسیوقت ثابت ہوگا جبکہ آپکی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں
اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپکی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہونچیگی اور نہ
آپکو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
جلالت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے جیساکہ ہمارے ساداۃ محققین نے تحقیق کی ہے مثل شیخ.....
عبد القدوس و شیخ اکبر و تقی سبکی نے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں بہتیرے ایسے ہیں کہ انکا ذہن اس مضمون کے
نواح تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور
تابعین کو یہ وسوسہ لاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے۔
افسوس صد افسوس قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا بڑے درجے کا افترا اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے جسکا باعث

محض کینہ و عداوت و بغض ہے اہل اللہ اور اُنکی خاص بندوں کے ساتھہ اور سنت اللہ اسیطرح جاری ہے انبیاء و اولیا میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی بھائی کی برابر سمجھنے یا کہنے کا اتہام اور اُسکی حقیقت

سوال کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم پر بس ایسی فضیلت ہے جیسی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

جواب ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسیکا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اسکا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اسکے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احسانات طور وجوہ فضائل تمام امت پر تصریح اسقدر بیان کر چکے اور لکھہ چکے ہیں کہ سب تو کیا انمیں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص ایسی واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے سو وہ بے اصل ہے اور اُسکیطرف توجہ بھی مناسب نہیں اسلئے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جسمیں ادنی مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اسکے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اُسے ہماری تصنیفات میں موقع اور محل بتانا چاہیے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اسکی جہالت بدفہمی اور الحاد و بددینی ظاہر کریں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم کی تحدید و وسعت

سوال کیا تم اسکے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپکو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات و صفات و افعال و مخفی اسرار و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کا اسقدر علوم عطا ہوئے ہیں جنکے پاس تک مخلوق میں سے کوئی

کیوں نہو یہو نچ نہیں سکتا

جواب ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ وہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ واسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی انکے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپکو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالےٰ کا فضل عظیم ہے۔ ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپکو زمانہ کی ہر آن میں حادث وواقع ہونیوالے واقعات میں ہر ہر جزئی کی اطلاع وعلم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپکے مشاہدہ شریفہ سے غائب رہے تو آپکی علمیت اور معارف ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے۔ اگرچہ آپکے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیساکہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جسکی آپکو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں ایک سچی خبر لیکر آئی ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان لعین کے علم کی نسبت

سوال کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جسکا یہ عقیدہ ہو اُس کا کیا حکم ہے۔

جواب اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس شخص کے کافر ہونیکا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں

پایا جاسکتا ہے. ہاں کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا حضرت کو اسلئے معلوم نہونا کہ آپنے اسکی جانب توجہ نہیں فرمائی آپکے اعلم ہونیمیں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کرسکتا جبکہ ثابت ہوچکا کہ اُن شریف علوم میں جو آپکے منصب اعلیٰ کی مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیساکہ شیطان کو بہتیری حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع ملجانیسے اُس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہوسکتا کیونکہ انپر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلعم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا جیساکہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہوگئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کیساتھ پیش آنیوالا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ "مجھے وہ اطلاع ہے جو آپکو نہیں"۔ اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔ نیز حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جنکو دواؤنکی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالات سے ناواقف ہونا اُنکے اعلم ہونیکو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ اُنکا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام شریف و دنی اور اعلیٰ و اسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی علوم جزئی ہوں یا کلی آپکو معلوم ہوگئے اور ہم نے بغیر نص معتبر کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے ہر مسلمان کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئیگا کہ ہر امتی بھی شیطان کی ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئیگا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے

اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہد ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ
میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ ڈالیں اور دجالِ مفتری گروہ کی گردنیں
توڑ دیں سو اسمیں ہماری بحث صرف بعض حادث جزئی میں تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے
لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں
تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہ کے محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسکا قائل
ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ اسکی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے
علماء کر چکے ہیں۔ اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اُسکو لازم ہے شہنشاہ روز
جزا سے خائف بنکر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

عبارتکی توضیح

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کی نسبت دیگر انسان اور چوپاوں سے اور حفظ الایمانکی

سوال کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے
برابر ہے یا اس قسم کی خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان
میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اُسکا کیا حکم ہے۔

جواب میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کی معنے بدلے اور
مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے
اپنی چھوٹی سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے
تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کی طواف میں۔ اور تیسرا
یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟
مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہو کیونکہ شرک کا
وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام

یا باندی کو عبدی یا امتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جسپر کوئی دلیل نہو اور اُسکے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہو اسی بناپر حقتعالیٰ نے فرمایا ہے کہدو "نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ" نیز ارشاد ہے "اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کرلیتا" اور اگر کسی تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک معبود وغیرہ اُن صفات کا جو باری تعالیٰ کیساتھ خاص ہیں اُسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دیسکتا ہے؟ حاشا کلا۔ پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اُسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کیوجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اسکو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اسکو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائیگی اور وہ ہرگز بیان نہو سکیگی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا تم پر رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کی جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلعم کے علم اور زید و عمرو و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلعم پر بعض غیب جاننے کیوجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا

اسپر الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے۔ پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جسکا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا۔ جھوٹون پر خدا کی پھٹکار۔

ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے بلکہ وہ قطعًا کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے

۲۱ عقیدہ دربارۂ میلاد شریف

کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعًا قبیح اور بدعت سیئہ و حرام ہے یا کچھ اور۔

جواب حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپکی جوتوں کی غبار اور آپکی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپکے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتوؤں میں مسطور ہے۔ چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتوی عربی میں ترجمہ کرکے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سبکی تحریرات کا نمونہ بنجائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور اہل قرون ثلثہ کے طریقہ کے خلاف نہوں جن کے خیر ہونیکی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہوں ان آداب کیساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کی مخالف نہو

جو حضرت کی ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہیں اُن مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہی بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوی کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کی ذکر حسن ہے کسی وقت کیساتھ مخصوص نہیں ہیں جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اسکی ناجائز یا بدعت ہونیکا حکم نہ دیگا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ذکر ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کی منکر ہیں جو اسکی ساتھ مل گئے ہیں جیسا ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپنے خود دیکھا ہی کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کی روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہی اور اس مجلس کو واجب سمجھکر جو شامل نہوا اُسپر طعن و تکفیر ہوتی ہے اسکی علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔ پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہو سکتا ہی پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا انکو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری و نرم و سخت زمین میں۔

۲۲

عقیدہ دربارۂ تشبیہ ذکر ولادت بذکر پیدائش کنہیا

سوال کیا تمنے کسی رسالہ میں ذکر کیا ہی کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کی جنم اسٹمی کیطرح ہی یا نہیں۔

جواب یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہمپر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہی۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب ترین اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہو سکتا ہی کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کی مشابہ ہی۔ پس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اُس عبارت سے کیگئی ہی جسکو ہمنی براہین کے صفحہ (۱۴۱) پر نقل کیا ہی اور مقاشا کہ ہو اذا الیسی واہیات بات فرماویں۔ آپکی مراد اس سے کوسوں دور ہی جو آپکی طرف منسوب ہوا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائیگا اور حقیقت حال پکار اٹھیگی کہ جسنے اس مضمون کو آپکی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے

مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کیوقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اسکا حاصل یہی ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کیطرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھکر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت مانتے اور اُسدن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کیوقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسینؑ اور اُنکے تابعین شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کیساتھہ برتاؤ میں کیونکہ روافض بھی ساری اُن باتونکی نقل اُتارتے ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورا کے دن میدان کربلا میں اُن حضرات کے ساتھ کیا گیا۔ چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں جنگ و جدال کے جھنڈے چڑھاتے کپڑونکو خون میں رنگتے اور اُنپر نوحہ کرتے ہیں اسیطرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیساکہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جسنے ہمارے ملک میں اُنکی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے قیام کی وجہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کیجانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس اسکی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بھی بیوقوفی ہے۔ کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کیوقت کھڑے ہو جانیکو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت شریفہ بار بار نہیں ہوتی۔ پس ولادت شریفہ کا اعادہ یا ہندوؤں کی فعل کی مثل ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اُتارتے ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس معاذ اللہ یہ عیتونکا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی نقل بنگیا اور یہ حرکت بیشک و شبہ ملامت کے قابل اور حرمت و فسق ہے بلکہ اُنکا یہ فعل اُنکی فعل سے بھی بڑھگیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اُتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں اور شریعت میں اسکی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی

امر کو فرض کر کے اُسکے ساتھہ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ پس اے صاحبان عقول غور فرمایئے شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اسمیں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دیگئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

عقیدہ[۲۳] دربارہ امکان کذب باری تعالیٰ

سوال کیا علامہ زمان مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حقتعالے نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ ان پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوی کا فوٹو ہے جسمیں یہ لکھا ہوا ہے۔ **جواب** علامۂ زمان یکتائے دوران شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کیطرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حقتعالی کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جنکی بندش جھوٹے دجال و بدعتی کی ہے پس خدا انکو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولانا کا وہ فتوی کر رہا ہے جو جلد اول فتاوی رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اُسکی عربی میں ہے جسپر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں سوال کی صورت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالی صفت کذب کے ساتھہ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اسکا کیا حکم ہے فتوی دو اجر ملیگا۔

بیشک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھہ متصف ہو اُسکے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے ”

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا "اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے"، اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون ہے اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے۔ ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حقتعالے نے قرآن میں فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اسکے خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر ضرور قادر ہے عاجز نہیں ہاں البتہ اپنی اختیار سے ایسا کریگا نہیں وہ فرماتا ہے "اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دیدیتے ولیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھرونگا جن و انس دونوں سے پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا ولیکن وہ اپنی قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باریتعالیٰ وان تغفر لہم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضے ہے پس اسمیں لذاتہ امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اُسیکو زیبا ہے جو اسکا مستحق ہے اور اسیکی اعانت و توفیق درکار ہے علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا وصلی اللہ علی خاتم النبیین و علی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے۔

لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن محمد بابصیل نے حقتعالے انکو اور انکی مشائخ اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے

امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔

درود وسلام کے بعد - جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہی اور اسپر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہی جس سے مفر نہیں - لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے - اور یہ جو بریلوی کہتا ہی کہ اُسکی پاس مولانا کے فتوی کا فوٹو ہے جسمیں ایسا لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہٗ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جسکو گھڑ کر اپنی پاس رکھ لیا ہی اور ایسے جھوٹ اور جعل اُسے آسان ہیں کیونکہ وہ اسمیں اُستاذ ونکا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ اسکے چیلے کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اسکو عادت ہے اکثر مہر بن بنا لیتا ہی مسیح قادیانی سی کچھ کم نہیں اسلئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائی ہوئے ہی علماء امت کو کافر کہتا رہتا ہے جسطرح محمد عبد الوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اُسکو بھی انہیں کیطرح رسوا کرے -

[۲۴] عقیدہ درباره امکان وقوع کذب در کلام باری تعالیٰ

سوال کیا تمہارا یہ عقیدہ ہی کہ حقتعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے جواب ہم اور ہمارے مشائخ اسکا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حقتعالیٰ اسی صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اسکے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے یا اُسکے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہی کہ اُسمیں ایمان کا شائبہ بھی نہیں -

[۲۵] عقیدہ درباره امکان کذب بسوئے اشاعره

سوال کیا تمنے کسی اپنی تصنیف میں اشاعرہ کیطرف امکان کذب منسوب کیا ہی اور اگر کیا ہی تو اس سے مراد کیا ہی اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہی واقعی امر

امر ہمیں بتاؤ۔

جواب اصل بات یہ ہے کہ ہماری اور ہندی منطقی و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حقتعالی نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا اُسکی خلاف پر اسکو قدرت ہے یا نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتونکا خلاف اسکی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے انکا مقدورِ خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حقتعالی پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کی مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک اُنکا وقوع جائز نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً اور اشاعرہ کی نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔ پس بدعتیوں نے ہمپر اعتراض کیا کہ ان امور کا تحت قدرت اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں اور ذاتاً محال ہی تو ہمنے ان کو علماء کلام کی ذکر کئے ہوئی چند جوابدیئے جنمیں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کیطرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہی جیسا کہ بہتیری علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب اُنہوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانیکو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کیجانب نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنیکو سفہا و جہلا میں اس لغو بات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ اپنی طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدا سے ملک علّام کا کچھ خوف نکیا اور جب اہل ہند انکی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات انکی خباثت اور ہماری علماء کی اقوال کی حقیقت سے بیخبر ہیں اس معاملہ میں ہماری اُنکی مثال معتزلہ

اور اہل سنت والجماعت کیسی ہیں کہ معتزلہ نے عاصی کو بجای سزا کے صواب اور مطیع کو سزا دینا
قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتاکر اپنا نام اصحاب عدل و تنزیہ
رکھا اور علماء اہل السنت والجماعت نے انکی جہالتونکی پروا نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ
شانہ کیجانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدیمہ کو عام کہکر ذات کاملہ سے نقائص کا
ازالا اور جناب باری کے کمال تقدس و تنزیہ کو یوں کہکر ثابت کیا کہ نیکوکار کیلئے عذاب اور بدکار
کیلئے ثواب کو تحت قدرت باریتعالیٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حماقت
ہی اسیطرح ہمنے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ وخبر وصدق وعدہ کیخلاف کو صرف تحت قدرت
ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً یا شرعاً وعقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہی نقص کا گمان کرنا
تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق وفلسفہ کی بلا ہی بس بدعتیوں نے تنزیہ کیلئے جو کچھ کیا حقتعالیٰ
کی عام وکامل قدرت کا اسمیں لحاظ نہ رکھا اور ہماری سلف اہل السنۃ والجماعۃ نے دونوں
امر ملحوظ رکھے کہ حقتعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تمام۔ یہ ہی وہ مختصر مضمون جسکو
ہمنے براہین میں بیان کیا ہی اب اصل مذہب کیمتعلق معتبر کتابونکی بعض تصریحات بھی سن لیجئے
شرح مواقف میں مذکور ہی کہ تمام معتزلہ وخوارج نے مرتکب کبیرہ کی عذابکو جبکہ بلا توبہ مرجائے
واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اسکی دو وجہ بیان کی ہیں اول
یہ کہ حقتعالیٰ نے کبیرہ گناہونپر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہی پس اگر عذاب نہ دے اور
معاف کردے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہی اور یہ محال ہی اسکا جواب یہ ہے
کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہی نہ کہ وجوب جسمیں گفتگو ہی کیونکہ بغیر
وجوبکے وقوع عذاب میں خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز تو
لازم آئیگا اور یہ بھی محال ہی کیونکہ ہم اسکا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہو سکتا ہی

جبکہ خلف و کذب اُن ممکنات میں داخل ہیں جنکو قدرتِ باریتعالیٰ شامل ہے۔
اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر لکھا ہی کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اُسکی تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اجہل اور کذب و ظلم ونیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اسکی قدرت میں داخل ہو تو ان کا حقتعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہی کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کی بےپروائی کے سبب صدور ہوگا تو لازم آئیگا سفہ اور علم نہو گا تو جہل لازم آئیگا۔ جواب یہ ہے کہ حقتعالیٰ کیجانب نسبت کر کے کسی شی کا قبیح ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اسلئے کہ اپنی ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہوسکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح ہر نسبت قبیح ہی تو قدرت حق امتناع صدور کی منافی نہیں ہوسکتا ہی کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کی موجود یا باعث صدور مفقود ہونیکے سبب اسکا وقوع ممتنع ہو۔
مسائرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ کمال ابن ہمام حنفی اور اُنکی شاگرد ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ بتصریح فرما رہی ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا حقتعالیٰ کو یوں نہیں کہہ سکتی کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہی کیونکہ محال قدرت کی تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق اُسکے ساتھ صحیح نہیں اور معتزلہ کی نزدیک افعال مذکورہ پر حقتعالیٰ قادر تو ہی مگر کریگا نہیں۔ صاحب العمدہ کا کلام ختم ہو گیا (اب الکمال الدین) فرماتی ہیں کہ صاحب العمدہ نے جو معتزلہ سے نقل کیا ہی وہ اُلٹ پلٹ ہو گیا کیونکہ اسمیں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہی اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود انکا وقوع نہ کیا جاوے یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باریتعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہی بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہ ہاتے سے

ہے اُن قبایح سے جو اُس مقدس ذات کے شایان نہین پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوںمیں کس صورتکو حقتعالی کی تنزیہ عن الفحشاء مین زیادہ دخل ہے آیا اس صورتمیں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اسطرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالی کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں. بس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اُسکا قائل ہونا چاہیئے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات و امتناع بالاختیار۔

محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اسطرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا باینمعنی قبیح ہونا کہ نقص و عیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسلیئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جبکہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اسطرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اسپر علماء و انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونیکے منافی نہیں جسطرح جملہ علوم عادیہ قطعیہ باوجود انکے کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ

صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول و ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اسطرح منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ وہ افعال حقتعالی پر محال ہوے جنمیں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالی کا کذب وغیرہ کیساتھ متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باریکا قبیح کیساتھ اتصاف محال نہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نرہیگا اور نبوت کی سچائی یقینی نرہیگی اور اشاعرہ کے نزدیک حقتعالی کا کسی قبیح کیساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جنمیں یقین ہے۔ کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع مقدور نہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے

مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا۔ اسلئے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اُسکے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالۂ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ و اہل السنۃ میں) ہر نقص میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو انپر قدرت ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھہ ہی اسکی یقین ہے کہ کریگا نہیں (جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے) یعنی اُس نقص کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہمنے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کی حواشی مواقف میں وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوسجی نے شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جنکی نصوص بیان کرنیسے تطویل کی اندیشہ سے ہمنے اعراض کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کی متولی ہیں۔

کیا کہتے ہو قادیانی کی بارہ میں جو مسیح و نبی ہونیکا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہاری مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے مشوش کرنیسے ہمارے دلونمیں تمہاری طرفسے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے۔

ہم اور ہماری مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کی بارہ میں یہ قول ہے کہ شروع شروع جبتک اُسکی بد عقیدگی ہمیں ظاہر نہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کیساتھہ زیبا ہے ہم اُسکے ساتھہ حسن ظن رکھتے اور اُسکی بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کرکے محمل حسن پر حمل کرتے رہے اسکے

بعد جب اُس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانیکا منکر ہوا اور اسکا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہمپر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اُسکے کافر ہونیکا فتویٰ دیا۔ قادیانی کے کافر ہونیکی بابت ہمارے حضرت مولینا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ طبع ہوکر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلا کو ہمپر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء و اشراف و قاضی ورؤسا کو ہمسے متنفر بنائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ اُن تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں اسلئے ہمپر یہ جھوٹ افترا باندھی سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اُسی پر اعتماد ہے اور اُسیکا تمسک۔ جو کچھ ہمنے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں تو اُسپر تصحیح لکھکر مُہر سے مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپکے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کرینگے اور اگر ہمیں آپکے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لینگے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاوے اور خفا نرہے اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے سردار محمد پر اور انکی اولاد و صحابہ و ازواج و ذریات سب پر۔

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے خدا ان کو توشۂ آخرت کی توفیق دے یوم دوشنبہ ۱۸ ماہ شوال

سنہ ۱۳۲۵ھ

تمام شد

خلاصۂ تصادیق علمائے ہندوستان

تصدیق زبدۃ المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب مدرس اول مدرسۂ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اس رسالہ کی ملاحظہ سی مشرف ہوا جسکو پیشواء علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نی لکھا ہی واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سی بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہماری جملہ مشائخ کا عقیدہ ہی اسمیں کچھہ شک نہیں۔

صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی

مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالی کی انعام وافضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق یہ ہی کہ جو کچھہ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اسکے آگے آسکتا ہے نہ پیچھے سی اور یہی حق صریح ہی جسمیں شک نہیں اور یہ سب ہمارا اور ہماری مشائخ وپیشوایان کا عقیدہ ہی پس جس نے ہمپر یا ہماری باعظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹا باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہی۔

عمدۃ الفقہا حضرت مولانا المولوی عزیز الرحمن صاحب

مولانا الحاجی حافظ خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے

مسائل کی تحقیق ہیں وہ سب حق ہی میری نزدیک اور میری مشائخ کا عقیدہ ہی انکو عمدہ جزا دی قیامت کیدن۔

کلمات حکیم الامۃ حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد اشرف علی صاحب دام اللہ فیوضہم

میں اسکا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنیوالونکا معاملہ اللہ تعالیٰ کی حوالہ کرتا ہوں۔

تصدیق شیخ الاتقیاء حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہی حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کیساتھ اور یہی میرا اور میری مشائخ کا عقیدہ ہے اسی پر اللہ ہمکو جلاوی اور اسی پر موت دے۔

تسطیر امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب

یہ تقریر حق ہی ہمارے نزدیک اور عقیدہ یہی ہمارا اور ہماری مشائخ کا۔

تحریر شریف جامع الکمال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب

یہی ہے حق اور صواب۔

تحریر ذو الفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب نائب مہتمم مدرسہ دیوبند

سوالات مذکورہ کی جوابیں وہی حق اور صواب ہے اور اسکے مطابق ہی جو سنت کتاب کہہ رہی ہے اور ہم اسکو دین قرار دیتے ہیں اللہ کیلئے اور یہی عقیدہ ہی ہمارا اور ہماری تمام مشائخ کا رحمہم اللہ

تحریر بقیۃ السلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

تحریر جامع المعقول و المنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب

قول حق اور کلام صادق ہی اور یہی ہمارا اور ہماری تمام مشائخ کا عقیدہ ہی۔

تحریر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب الحاج (سابق) مدرس دیوبند

مولانا خلیل احمد صاحب نے جو واقعی تحریر فرمایا ہے وہ اس قابل ہیں کہ انپر اعتماد کیا جاوی اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوی اور یہی عقیدہ ہی ہمارا اور ہماری مشائخ کا۔

تحریر فاضل بےنظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب مدرس دیوبند

یہ ساری جوابات اس لائق ہیں کہ اہل حق انکو عقیدہ بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علما انکو تسلیم کریں اور یہی ہماری اور ہمارے مشائخ کی عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سی کہ انہیں پر چلاوی اور ماری اور ہمکو داخل فرمائی جنت میں ہماری بزرگ استاذوں کیساتھ۔

تحریر شمس فلک الشریعہ البیضا حضرت الحاج الحکیم محمد اسحاق صاحب نہٹوری ثم دہلوی

جو کچھ اسمیں ہے بلا شک و ریب میں تصدیق کرتا ہوں۔

تحریر منیف ذروۃ سنام الدین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب (سابق) مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

مجیب نے درست بیان کیا

تحریر مقتدائی انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اسکے ارد گرد بھی شک یا ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا اور میری مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہی۔

تحریر جامع العلوم جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مجیب نے درست بیان کیا جواب صحیح ہے

تحریر منیف عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی مدظلہ

یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اسکے مقر اور بدل اسکے معتقد ہیں۔

تحریر ذوالمجد الفاخر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ

بیشک اسمیں نصیحت ہے اسکے لئے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہوکر کان لگائے

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

جواب صحیح ہے۔

تحریر مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب حق و صحیح ہے۔

تحریر طبیب الامراض الروحانیہ جناب مولوی حکیم مصطفےٰ صاحب

بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔

تصدیق حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز۔

تحریر شریف منطقۃ بروج الفضائل جناب مولانا المولوی محمد یحیی صاحب سہسرامی مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے یہ جوابات دیکھے تو انکو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام راست جسکو ہر قانع ومخالف قبول کرے اسمیں شک نہیں ہدایت ہے پرہیزگاروں کیلئے جو حق کو مانتے اور گمراہوں گمراہ کرنیوالوں کی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں۔

تحریر ناشر العلوم والفنون جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرس سہارنپور

یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ ہر باب میں صواب اور یہ فضل الٰہی ہے جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی۔

خلاصۂ تصدیقات

علمائے مکہ مکرمہ

جنمیں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف وتحریر شریف ہدیۂ ناظرین کیجاتی ہے

تقریظ

مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء ومقتدائے فضلاء مشائخ کرام کی سردار اور باعظمت اصفیاء دین مستند محترم

اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ و امام و خطیب مسجد حرام و مفتی شافعیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد (حمد و صلوۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کی یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق اُنہوں نے لکھے ہیں غور کیسا تھ دیکھے پس اُنکو نہایت درجہ درست پایا حق تعالے جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرماوے اور اُن کی صلاح و جلالت کو دارین میں دائم رکھے اور انکی ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین ثم آمین۔ مہر

تقریظ

مقتدائے صاحب جلالت و فاضل باعظمت چشمۂ علوم و خزانہ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنیوالے تاریک بدعت کی مٹانیوالے مولانا شیخ احمد رشید خان نواب علی میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء کی آنکھونکی پتلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ ہمعصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنیوالی بدعتوں کے مٹانیوالے کجی و گمراہی والوں کو تباہ کرنیوالے اور بددین سرکش بدعتیوں کے گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوئے ہیں محدث یگانہ اور فقیہ یکتا یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی شیخ خلیل احمد جناب حق تعالی کیطرف سے ہمیشہ ہمیشہ انکی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کیلئے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کے کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کیلئے طیار ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کردیا ہدایت کی نشان بلند کیے

آسکی بنیاد مضبوط کی اسکے ستون محکم کیئے اور اسکی دلیل واضح کردی کتنا سلیس بیان اور کسقدر صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھاپن مٹا دیا دشمنونکی زبان بند کردی اور انکو ذلت وہلاکت کی کپڑے پہنا دئے اور طالبان ہدایت کیلئے حق کے راستے روشن کر دئے گندے کو پاک سے جدا اور درست وصحیح کو ظاہر کر دیا اور حدیث وقرآن کی موافقت کی اور مضامین عجیب بیان فرمائے واقعی اسمیں اہل عقل کیلئے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک زائل کر دیا اور خلط ملط کرنیوالونکی گڑبڑ کھولدی تحریف کرنیوالونکا گروہ منتشر بنا دیا اور فتنہ پردازونکا اجتماع متفرق اور ملحدونکی جماعت کو تباہ کر دیا بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دئے اور گمراہوں کے لشکرونکو توڑ دیا اور گمراہ کرنیوالونکی سپاہ کو بھگا دیا دین کے دشمنونکو ہلاک اور تغیر تبدل کرنیوالونکو خوار کیا شیطان کے بھائیونکو ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کردئے پس ستمگارونکی جڑ ہی کٹگئی اللہ رب العالمین کا شکر ہے اور کیوں نہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا ہے۔ پس اللہ کیلئے ہی مولانا کی خوبی کہ جو جواب بادرست وصحیح دیا اللہ انکو اسلام اور اہل اسلام کیطرف سے بہتر جزا عطا فرماوے آمین ثم آمین آمین آمین ایکبار آمین کہنے پر راضی نہونگا یہاں تک کہ ہزار بار آمین نہ کہی جاوے۔ یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۲۸ سنہ ۱۳ ہجر نبوی۔

مہر

تقریظ

پیشوائے اتقیا سالکین ومقتدائے فضلا عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمہ فیض برائے خواص وعوام جناب مولانا شیخ محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی

تمام جوابات صحیح ہیں لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے

تقریظ

جو نیکو کار پرہیز گاروں کے سردار اولیا اور عارفین کے پیشوا دائرہ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے تحریر فرمائی

جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جسمیں کچھہ شک نہیں اور حق کے بعد کچھہ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا چونکہ شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ کے سردار اور اُنکے امام ہیں لہذا اُنکی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ مکرمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کیواسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقین بلا جد وجہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسیوجہ سے اُس تنگ وقت میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا۔ اسیوجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور اُنکی بھائی صاحب نے بعد اسکے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کیوجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس کیا اتفاق سے اُنکی نقل کر لیگئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے۔

تقریظ

مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل ماجد حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادامہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

سب تعریف اللہ کو جسنے اپنے متقی بندو میں جسکو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق

بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنیوالے کا قلع وقمع کرے۔

امابعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ ان چھبیس ۲۶ سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اسکو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جنکا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنیوالا ہے یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب ہیں آمین اللہم آمین حکم کیا اسکے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے۔

مہر

تقریظ

الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ

تمام حمد اللہ کیلئے ہے اسکی نعمتوں پر اور درود وسلام سردار انبیا سیدنا محمد اور انکی اولاد کرام واصحاب عظام پر۔ امابعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس ۲۶ سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ انکو جزائے خیر دے اور ہمیں اور انکو ہمیشہ نیک اعمال وحسن شمار کی توفیق بخشے آمین اللہم آمین

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد مکی نے

مہر

خلاصۂ التصادیق

علمائے مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دام فیوضہم

نے اسکی تصدیق میں ایک رسالہ تحریر فرمایا اُسکے اول ووسط وآخر کا

خلاصہ یہ ہے

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جسکیلئے اُسکی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث، اور اُسکی علامات سے حکیم ہے اپنی افعال میں سچا ہے اپنی اقوال میں معزز ہے اُسکی ثنا اور عالی ہے اُسکی شان واجب ہے ہمپر اُسکا شکر اور اُسکی حمد اور درود وسلام ہماری سردار و مولیٰ محمد پر جنکو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کیلئے رحمت بناکر اور اُنکا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کیلئے نعمت اور ختم کیا اُنکی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولونکی رسالت کو اور سلام انکی اولاد واصحاب تمام اُن لوگونپر جو اُنکے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک۔ امابعد ہماری پاس تشریف لائی مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام والمرسلین سیدنا و مولانا محمد علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکی وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جسمیں ان سوالات کے جوابات تھے جو اُنکی مذہب اور عقائد اور انکی صاحب فضل مشائخ کے عقیدونکی حقیقت و ماہیت ظاہر کرنیکے لئے انکی جانب کسی عالم کیطرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھسے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنیسے بچکر اور زیادتی چھوڑکر لیں ہیں نے انکی خواہش کیموافق اور آرزو پوری کرنیکو ان اوراق میں جہاں تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کردیں جنکو ان پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ کیا ہی جنکا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اسکا نام کمال التنقیح والتقویم بعوج الافہام عما یجب اللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کیوجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کی جوابات دیئے

ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع واصول کی مختلف احکامات کیمتعلق ہیں مگر سب میں زیادہ
اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی و لفظی میں صدق کی ضروری ہونیسے متعلق ہے
اور اسکے اہم ہونیکی وجہ سی اس بحث پر گفتگو کو دوسری جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے
مدد چاہی جاتی ہے اور اسیکی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اسکے بعد کلام لفظی و نفسی کی
تحقیق اور اسمیں صدق و کذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف وغیرہ نقل
فرمائی (اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کی آخر یوں تحریر فرماتی ہیں)

اور جب تو اے مخاطب اس شافی بیان پر مطلع ہوگیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سی اسکو سمجھ لیا تو
معلوم کرلیگا کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تئیسویں[۲۳] و چوبیسویں و پچیسویں[۲۵] سوال کے جواب میں
ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیری معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف
اور مقاصد اور تجرید و مسائرہ وغیرہ کی شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جنکو شیخ
خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں
اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے جو انکے نزدیک
امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا۔
اور اتنا کہنے سی نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فسق اور کیسے لازم آسکتا ہے
حالانکہ تو معلوم کرچکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے انکی جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ
تو مواقف اور اسکی شرح وغیرہ کی عبارتیں جنکو ہمنے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ
خلیل احمد ان حضرات علماء کی دائرہ سی باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اسکی میں انسی اور نیز تمام علماء
ہند سی بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور انکی دقیق احکام
میں خوض نہ کیا کریں جنکو عوام تو کیا سمجھینگے بڑے علماء ایسے بجز ایک دو اخص الخواص عالم کے

دوسری عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اسلئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کی خلاف کرنا اللہ تعالی کی قدرت میں داخل ہی اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کیجانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اسکو پھیلائینگے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اُسیطرف آئینگے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اُسوقت ان عوام کی حالت ان دوامر میں متردد ہوگی کہ یا تو جسطرح انکی سمجھ میں آیا ہی اُسیکو قبول کرکے مان لینگے پس کفر والحاد میں گر پڑینگے اور یا یہ کہ اسکو قبول نہ کرینگے اور پوریطرح انکار کرینگے اور اسکے قائل پر طعن و تشنیع کرینگے اور انکو کفر والحاد کیطرف نسبت کرینگے اور یہ دونوں باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اسوجہ سی انپر واجب ہے کہ ان مسائل میں غور خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی ضرورت ہی سخت پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بناکر مطلب سمجھا دیں جو صاحب دل ہو کہ بتوجہ کان لگاکر سنے اور ہمکو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہو اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستہ چلنے کی جسمیں اس بڑے خطرہ میں واقع ہونیسے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔ اور فرمایا اپنی رسالہ شریفہ کے آخر میں جسکی عبارت یہ ہے۔

اور جب اس مقام تک تقریر پہونچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس ۲۶ جوابات پر مشتمل ہی جسکو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اسمیں نظر کرنے اور اسکے احکامات میں غور کرنے کیلئے ہمارے سامنے کیا ہی کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اسمیں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جنکو ہمنے ذکر کیا ہی کوئی مسئلہ ایسا بھی نہیں جسپر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سبکو معلوم ہی کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کہا جانیسے سالم نہیں رہسکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہی قدیم سے کہ جو مولف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ ہم میں کوئی

بھی ایسا نہیں جس نے دوسری پر رد نہ کیا ہو یا جسپر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والی یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمکو اللہ کافی ووافی ہے۔ اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و کتابت۔ دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو تماما علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جسکا مقصود اجوبۂ مذکورہ پر تقریظ وتنقید کرنیوالی اصحاب کی عبارت ومواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول و آخر واوسط تین مقامات لکھدیئے گئے ہیں مفصلہ ذیل علما کی مواہیر ثبت ہیں

المدرس مدرسة الشفا — عمر حمدی ۱۳۲۲

المدرس فی الحرم النبوی البخاری الحنفی — مدد محمد خان ۱۳۲۰

خادم العلم بالحرم النبوی — راجی فیض الکریم خلیل بن ابراهیم

(الحرم الشریف) — محمد العزیز الوزیر التونسی

شیخ المالکیه بحرم الخیر البریه — احمد السید الجزائری

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی — عمر بن حمدان المحرسی

خادم العلم بالمسجد النبوی — محمد زکی البرزنجی

محمد السوسی الخیاری

من مشاهیر علماء العرب — احمد بن المامون البلغیش ۱۳۲۸

خادم العلم الشریف فی دمشق الشام وخطیب جامع السروجی — محمد توفیق

خادم العلم والمدرس فی باب السلام — موسی کاظم بن محمد

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — معصوم احمد سید ۱۳۲۳

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی — احمد بن محمد خیر الحاج العباسی

من علماء العرب — عبد اللہ القادر بن محمد بن سوده المری ولیه

خادم العلم الشریف فی بلد النبی صلی اللہ علیه وسلم — ابن نعمان محمد منصور ۱۳۲۶

المدرس بالحرم الشریف النبوی — ملا عبد الرحمن

الفقیر الیه عز شانه احقر الوری الشهیر بالفراء الدمشقی — یسین عفی عنه ۱۳۲۶

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد عبد الجواد ۱۳۲۰

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — احمد بساطی

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد حسن سندی ۱۳۲۱

خادم العلم فی الحرم الشریف النبوی — احمد بن احمد اسعد ۱۳۲۶ ...

الفقیر النابلسی خادم العلم بالحرم النبوی — عبد اللہ ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد بن عمر الفلانی

نقل تقریظ

جسکو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنیوالے اور شگاف ملت کے بازو سرداران باعظمت کے مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے۔

علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا جو کچھ اسمیں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہی ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب ہے اور شرعاً پسندیدہ چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے، اور اگر منکرات سے سالم نہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جنکا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتی بھی نہیں سُنا تو اس پیش آجانیوالی وجہ سے ایسی مجلس مولود سے ضرور منع کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم ملول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا وہاں اس شئے کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہو وہاں اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا۔ اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانیکا الخ پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کیلئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا ہر گز غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف

ہیں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتی ہیں مگر نہ بایںمعنی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نفع ونقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہنچانیوالا بجز اللہ کے کوئی نہیں
چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد میں مالک نہیں اپنے نفس کیلئے بھی نفع کا اور نقصان کا مگر
جو کچھ اللہ چاہے ۱۱ اب رہا پیدائش کے از سر نو ہونیکا عقیدہ سو کسی پوری عقل والے سے اسکا احتمال
بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا اخطا وار اور مجوس کے فعل سے
مشابہت کرنیوالا ہے سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو انپر اسلام کا
حکم قائم رکھتی مثلا یوں فرماتے کہ اسمیں کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم اور چھبیسویں سوال میں کلام کے
مسئلہ کیمتعلق میں کہتا ہوں کہ مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسی مسئلوں میں
بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جاوے اور استاذ یقینا اہل سنت کا کلام نقل کر رہے
ہیں اور جب کلام اہل السنۃ کی ناقل ہوے تو بہرحال ہدایت پر ہوے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ
رائے جو سلف کی تابع ہو مسئلہ اتفاقیہ میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رای کو کون شخص گمراہی کہسکتا ہے
نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال ہے نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو
نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اسمیں خوض کرے اگرچہ شیطان اسکو آراستہ بناوے پس جب
یہ مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے
کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جسپر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جسکو راہ بر
طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے
وہ شخص جو طریقہ مذکورہ کا متبع ہو۔ مہر

خلاصہ تصادیق علمائے مصر
وجامع ازہر
نقل تقریظ کی

جو بیان فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کی پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقین کے سردار اور اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں پر نور اور رب العالمین کی حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے۔

میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اسکو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کیوقت قیام کا انکار اور اسکے کرنیوالی پر مجوس یا روافض سی مشابہت دیکر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت آئمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سی مستحسن سمجھا ہی اور یہ ایسا فعل ہی جسکی ذات میں کوئی خرابی نہیں۔ (مہر)

لکھا اسکو محمد ابراہیم قایاتی نے ازہر میں۔ (مہر)

لکھا اسکو سلیمان عبد نی ازہر میں۔ (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام
نقل تقریظ کی

جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامہ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کی ماہتاب فقہاء محدثین کی مایہ فخر ادباء ومفسرین کی پشت وپناہ جامع فضائل آباؤ اجداد سی حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین حسینی

نقشبندی دمشقی اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاوی شامی کی
رحمۃ اللہ علیہ۔
مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں نے اسکو مشتمل پایا اس تحقیق پر
جو قبول کرنیکے قابل ہی اور اسکے مؤلف نے حقتعالی انکو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی
جو بلاشک اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہی اور جو دلالت کر رہا ہی مصنف کی وسعت
معلومات پر۔ (مہر)

نقل تقریظ

جسکو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء امام عاقل محقق دقت
مدقق زمانہ یکتاء زماں برگزیدہ دوراں جناب شیخ مصطفے بن احمد شطی حنبلی نے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے امت محمدیہ کو خاص فرمایا
لاانتہا خصوصیتوں سے خصوصًا اس نعمت سے ان میں علماء و کملاء اور فضلاء
ہیں اور ان کے دلونکو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور رہنائے انمیں اولیاء
اور خاتم رسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوۃ والسلام کے وارث اور امید کیجاتی ہی
کہ انھیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف
بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کیلئے
علماء حنبلی مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ ان شاء اللہ اپنی موقع پر ہے
پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو انکی سعی کی اور انپر احسان فرمائے اور ہمکو اور انکو ایسی
اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف
سے غائبانہ دعا کا اپنی لئے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کیلئے اللہ ہمکو

اور انکو جمع فرمائے تقوی پر بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین آمین یا رب العالمین۔

نقل تقریظ

جسکو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخششہائے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی دامت برکاتہ کے میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اسکو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جسمیں رد ہی بدعتی وہابیوں کے گروہ پر۔

مولف جیسے علماء کو حق تعالیٰ زیادہ کرے اور انکی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیوں نہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اسکے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اسکے عمل پر ملا کرتی ہے اور انکو شراب جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں اُن سے دعاء حسن خاتمہ کے اور اُن اعمال کی توفیق کے جس میں نجات اخروی حاصل ہو۔

محمود بن رشید عطار

تحریر

رئیس الفضلاء الاعلام حضرت شیخ محمد بوشی حموی

میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات و جوابات پر مطلع ہوا جنکو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے

پس میں نے پایا انکو اسکے موافق جسپر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اسکے مطابق جسپر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حقتعالی انکی ارواح کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزا والسلام۔

تحریر امام افضل و ہمام اکمل حضرت شیخ محمد سعید حموی

میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں تو اسکو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے۔

تقریر فاضل صاحب الکمال حضرت شیخ علی بن محمد الدلال

مہر

میں نے کوئی بات اس رسالہ میں ایسی نہیں پائی جو موافق نہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے۔

تحریر امام ربانی حضرت شیخ محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حما ملک شام۔

میں ان لکھے جوابوں پر مطلع ہوا تو انکو موافق پایا اس طریقہ کے کہ جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔

تحریر صاحب الفضل الباہر حضرۃ الشیخ عبد القادر

ہم مطلع ہوئے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کیلئے سفر کرنے پر پس ہمنے انکو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی از خلل ہے جسپر کسیطرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔

تحریر علامہ وحید حضرت شیخ محمد سعید ؒ

میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر پس میں نے انکو پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے جسپر علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ انکو پھیلا دیا جاوے تمام مسلمانوں میں اور سکہا دیا جائے سارے مومنین کو

تحریر الفصیح النشاؤ الناظم المدرار حضرۃ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی

میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر پس انکو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔

تحریر الشیخ الاوحد ذوالفضل الممجد حضرت فارس بن محمد مدرس جامع مسجد حماشام ؒ

میں اس مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو انکو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا۔

تحریر قدوۃ الزہاد والعباد حضرۃ الشیخ مصطفی الحداد

میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جنکے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دئیے ہیں پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح اُن مذکور جوابات میں صحیح طریق پہ چلنے اور صریح حق کی موافقت کی اور اُسکی عبارت سے باطل کو رد کیا فقط۔

سید محبوب سید الاولین و الآخرین حضور فخر بنی آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبات میں علماء ربانیین کی تصنیفات لطیفہ

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
۱	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	۱۳	تاریخ حبیب الٰہ۔
۲	ذکر رسول۔	۱۴	اوجز السیر۔
۳	السرور۔	۱۵	ختم نبوت در سہ جلد۔
۴	الحبور۔	۱۶	التنویر السراج فی قصۃ المعراج
۵	ثلج الصدور۔	۱۷	خصائل نبوی۔
۶	المورد الفرسخی فی المولد البرزخی	۱۸	شمائل النبی۔
۷	زاد السعید فی الصلوۃ علی النبی	۱۹	سیرۃ الحبیب الشفیع۔
	الوحید نیل الشفا بنعل المصطفے	۲۰	مدارج النبوۃ۔
۸	تحذیر الناس۔ ختم نبوت زمانی	۲۱	الطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم قصیدہ عربیہ مع ترجمہ
۹	اور رتبی ہیں بے نظیر تصنیف۔	۲۲	شم الطیب۔
۱۰	آبحیات۔ اسمیں حضور صلی اللہ	۲۳	لامیۃ المعجزات قصیدہ عربیہ مع ترجمہ
۱۱	علیہ وسلم کی حیات نبوی اور سرمدیکو	۲۴	مدارج النبوت فارسی۔
۱۲	عجیب دلائل سے ثابت کیا ہے۔	۲۵	سرور المحزون فارسی۔

آپ کو یہ کتب اور جملہ درسی غیر درسی کتابیں کتبخانہ اشاعت العلوم سے بکفایت ملسکتی ہیں

المشتھر

مولوی ظہور الحق مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ناظم کتبخانہ اشاعت العلوم سہارنپور

ISLAMIC STUDIES LIBRARY